احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات: ۲۰ رجب ۱۴۱۳ھ، ۱۴ صلح ۱۳۷۲ہش، ۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲

انعاماتِ الٰہیہ پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ترقی کرتی ہے

انسانی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے۔ اسی قاعدہ اور تقاضا فطرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے (۔) یہ طرز بھی اختیار کیا ہے کہ سعادت مندوں کو اپنے احسان و انعام یاد دلاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی میں ترقی کر کے سعادت حاصل کریں۔ اندرونی اور بیرونی انعامات پر غور کریں اور سوچیں تا ان کی جناب الٰہی سے محبت ترقی کرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آپ صبر سے کام لیں اور استقلال رکھیں۔ آپ دیکھ لیں گے کہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ آپ کے مجمعوں میں جمع ہوں گے اور ساری مشکلات دُور ہو جاویں گی۔ ایسی مشکلات کا آنا ازبس ضروری ہے۔ دیکھو امتحان کے بغیر کسی کی کچھ قدر نہیں ہوتی۔ دُنیا ہی میں دیکھ لو کہ پاسوں کی کیسی پُوچھ ہوتی ہے کہ کیا پاس کیا ہے؟ پس جو لوگ خدائی امتحان میں پاس ہو جاتے ہیں پھر اُن کے واسطے ہر طرح کے آرام و آسائش، رحمت اور فضل کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"

ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۴

ہر صاحبِ اختیار کو اپنے ماتحتوں کے تقویٰ کا معیار بڑھانے کی فکر کرنی چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ سے تعلق بڑھانا ہو تو تقویٰ کا معیار بھی بڑھانا چاہیئے۔ اور اس پر میں بہت دفعہ گفتگو کر چکا ہوں لیکن یہ مضمون اتنا وسیع ہے بلکہ عملاً لا متناہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح خدا کی ذات لامتناہی ہے اسی طرح تقویٰ کا مضمون بھی لامتناہی ہے کیونکہ اس کا خدا کی ذات سے گہرا تعلق ہے۔ تقویٰ کا تمام تر انحصار اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اس لئے متقی کے بلند مراتب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ کا مضمون بھی پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اور وسعت اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کی کوئی حد نہیں۔ اس پہلو سے خواہ لاکھ خطبات بھی دیئے جائیں۔ یہ مضمون اپنی ذات میں ختم ہونے والا مضمون نہیں

آج میں اس پہلو پر امیروں کو اور دیگر عہدیداروں کو۔ صدران مجالس ہوں یا دیگر عہدیداران ہوں۔ ان کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس دعا کو جس کی طرف میں پہلے بھی متوجہ کر چکا ہوں۔ اس کو خصوصیت کے ساتھ اپنا لازمہ بنالیں۔ اس دعا سے ساتھ چمٹ جائیں اور اس دعا کو اپنے ساتھ چمٹا لیں اور وہ ہے کہ۔۔۔۔۔

اے خدا ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ یہ دعا کرتے ہوئے جب وہ اس پر غور کریں گے تو اس کے نتیجے میں نئے نئے مضامین ان کو سجھائی دیں گے اور وہ مضامین ان کے کام آسان کریں گے۔ خاص طور پر اس مضمون کو پیش نظر رکھیں کہ اگر کوئی امیر ہے یا صدر ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے دوسرا عہدیدار ہے اس کا کام تب اچھا ہو گا اگر وہ متقیوں کا امام بننے کی دعا بھی کرے گا اور کوشش بھی کرے گا۔ اور اپنے ماتحت کا تقویٰ کا معیار بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ منتظمین یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اگر حسن انتظام سے آراستہ ہوں یعنی ہم میں یہ صلاحیت ہو کہ ہم اچھا انتظام چلا سکیں تو یہی کافی ہے، حالانکہ ہرگز یہ کافی نہیں ہے، حسن انتظام اپنی ایک اہمیت رکھتا ہے لیکن وہ مہرے جن کو اس نے چلانا ہے وہ مادہ جس سے اس نے کام لینا ہے اس کی اپنی صفات ہیں۔ اپنی خصلتیں ہیں جن کے اچھے ہونے کے نتیجے میں حسن انتظام بہتر پھل لائے گا اور جن کے کمزور ہونے کے نتیجے میں حسن انتظام کو بھی اسی طرح کمزور اور ناقص پھل لگیں گے۔ ہماری جماعت کا کارکن وہ مادہ ہے جس کا معیار بڑھانا ضروری ہے۔ اگر اس مادے کو تقویٰ نصیب ہو تو اس کے اندر نئی صفات ابھریں گی۔ نئی خصوصیات پیدا ہوں گی اور ایک اچھا منتظم ایسے مادے سے بہت بڑے بڑے کام لے سکتا ہے۔ اگر تقویٰ کا معیار گرا ہوا ہو تو یہ ایک بوسیدہ اور بیکار مادہ ہو گا جس کے نتیجے میں اچھے سے اچھا حسن انتظام بھی اس پر اچھا عمل نہیں دکھا سکتا۔ اور اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ جو بوسیدہ چیز ہے اس کو کہاں تک آپ سنبھال سکتے ہیں۔ جو شکل بھی دیں گے وہ شکل عارضی ثابت ہو گی اور رخنوں والی ہو گی۔ اس لئے میٹریل یعنی مادے کا اچھا ہونا بہت ہی ضروری ہے اور یہ

محترم صوفی احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ وفات پا گئے

محترم صوفی احمد شاہ صاحب سابق مربی سلسلہ نائیجیریا و سیرالیون مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۳ء کو راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۷۶ سال تھی۔ آپ محترم صوفی تصور حسین صاحب کے صاحبزادے تھے۔

موصوف کا جنازہ مورخہ ۱۳ جنوری کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے دن کے دس بجے پڑھایا جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

احباب کرام سے موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحۂ ارتحال

○ محترم میاں فضل الرحمٰن بسمل بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ۱۰ جنوری ۹۳ء کو صبح ساڑھے سات بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئے۔ آپ محترم محمود مجیب اصغر صاحب ۹/۵ دارالصدر شمالی ربوہ کے والد محترم تھے آپکی عمر ۸۴ سال تھی۔ گورنمنٹ سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد چند سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ کا جنازہ بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے ہی دعا کروائی۔ احباب کرام آپ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

دعا ہمیں یہ بات سکھاتی ہے کہ دینی انتظامات میں۔ دینی معاملات میں ہر امیر، ہر صاحب عمل کو اپنے ماتحتوں کے تقویٰ کا معیار بڑھانے کی فکر کرنی چاہیئے۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴ صلح ۱۳۷۲ ہش ۱۴ جنوری ۱۹۹۳ء

خلوص اور دوام

اگرچہ کئی لوگ اپنے بااصول ہونے کا بڑا کھل کر ذکر کرتے ہیں کوئی کام کریں تو اصول کا ذکر۔ نہ کریں تو اصول کا ذکر۔ میرا اصول ہے میں اس طرح ضرور کرتا ہوں۔ یا میرا اصول ہے میں اس طرح کبھی نہیں کرتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصول کا شعور ہو یا نہ ہو ہر انسان اپنے اصولوں کا پابند ہوتا ہے اصول ایک رویہ کا نام ہے اور کون ہے جو اپنے رویہ کے خلاف کام کرتا ہے سوائے ایسے لوگوں کے جنھیں بے پیندے کا لوٹا کہا جاتا ہے۔

اصول کا عزم سے بھی بہت بڑا تعلق ہے۔ بعض اوقات انسان بے اصولا پن کر جاتا ہے اور یہ بات اس کے عزم کی کمی کے باعث ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا اصول کیا ہے لیکن وہ ایسا کرنے کی ہمت نہیں پاتا۔ سوچتا ہے چلو اس دفعہ اسی طرح سہی ویسے ہے یہ بات میرے اصول کے خلاف آپ کیلئے ایسا کر لیتا ہوں۔ کبھی کبھی تو یہ بات شائد اچھی ہی ہو۔ لیکن عام حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے اصول درست ہوں اور ہم ان کے مطابق سب کام کریں۔ اگر اصول یہ ہو کہ جسے مدد کی ضرورت ہے اسکی مدد کی کوشش کرنا ہے۔ تو اس اصول کو ہمیشہ سامنے رکھنا ضروری ہے۔ عزم یا عدم عزم کا کوئی بہانہ اسکی راہ میں روک نہیں بننا چاہیئے۔

اصول کے متعلق سوچتے سوچتے ہمیں خیال آیا کہ جن اصولوں پر عبادت کی جاتی ہے اگر انکو زندگی کے ہر شعبہ میں اپنایا جائے تو کتنا اچھا ہو۔ عبادت کیلئے ایک تو خلوص کی ضرورت ہے۔ خلوص کے بغیر عبادت کی جائے تو اسے عبادت کہنا ہی درست نہیں۔ وہ ریا ہے اور ریا سے عبادت بے سود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دوسرا اصول دوام ہے۔ عبادت میں دوام ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ کبھی عبادت کر لی اور کبھی نہ کی۔ جب چاہا خدا کے آگے جھک گئے اور جب چاہا اس سے گریز کر لیا یا لاپرواہی برت لی۔ ایسا کرنے سے بھی عبادت اثر انگیز نہیں رہتی۔ بیکار ہو جاتی ہے اور شائد نفسیاتی طور پر نقصان کا باعث بھی۔

جس طرح عبادت میں خلوص اور دوام کی ضرورت ہے اگر اسی طرح ہم اپنے ہر فعل کو خلوص اور دوام سے مزین کر لیں تو یقیناً ہمارے اصول ہمیں نیکیوں پر مائل رکھیں گے۔ اور یہ بات ماحول کیلئے مفید ثابت ہوگی۔

بجلیاں چمکیں گی بادل چھا گلیں چھلکائیں گے
بادۂ عرفاں کے رسیا رقص میں گُن گائیں گے
موسموں کی بات کیا ہے وہ تو احساسات ہیں
آپ بس اتنا بتا دیں آپ کب تک آئیں گے

ابوالاقبال

ابھر سکوں گا نہ سورج کی طرح میں لیکن
کرن افق پہ چمک کر مرا پتہ دے گی

مرے قریب سے ہو کر جو لمحے لَوٹ گئے
اُنہیں کی یاد مرے دل کو حوصلہ دے گی

مری گلی میں صلیبوں کے گاڑنے والے
یہ تیری سوچ تجھے ایک دن سزا دے گی

میں کیا کہوں کسے بالائے بام دیکھا ہے
میں نام لوں تو وہاں سے حیا اٹھا دے گی

سرور و کیف مہک میں بھی ہے چمک میں بھی
روش روش مجھے اس بات کا پتہ دے گی

ہوا کے دوش پہ لہرائیں گے مرے نغمے
مرا پیام نسیمِ سحر سنا دے گی

لگاؤ شوق سے قدغن لگاؤ باتوں پر
یہی تو بات تمہیں راہ سے ہٹا دے گی

میں صبح اٹھنے کی امید لے کے سویا ہوں
یہی امید مجھے صبحدم جگا دے گی

میں قریہ قریہ نسیؔم اس کے گیت گاؤنگا
مرے وطن کو مری شاعری سجا دے گی

نسیؔم سیفی

والدین وقفِ نو کے لٹریچر سے خوب متنبہ رہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اپنے بچوں کو جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں اس کے متعلق خوب متنبہ رہیں کہ اگر غلط لٹریچر بچپن میں پڑھایا گیا تو اس کے بد اثرات بعض دفعہ موت تک ساتھ چمٹے رہتے ہیں اور اگر اچھا لٹریچر پڑھایا جائے تو اس کے نیک اثرات بھی بہت شاندار نتائج پیدا کرتے ہیں اور انسانوں کی زندگیاں سنوار دیا کرتے ہیں۔"

خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

ارض کے معنے عربی زبان اور محاورہ کے مطابق ساری زمین کے ہیں اور اس حصہ زمین کو بھی کہتے ہیں جو کسی چیز کے نیچے آئے جیسے کہتے ہیں کہ ارض النعل جوتی کے نیچے آنے والا حصہ زمین اور ہر نیچے کی چیز یا دبے ہوئے وجود کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ عربی کا محاورہ ہے۔ ان ضُرِبَ فارضٌ (اقرب) یعنی اگر اسے مارا جائے تو وہ ارض ہوجاتا ہے۔ یعنی بالکل دب جاتا ہے محاورہ زبان میں ارض کے معنے ملک یا زمین کے ٹکڑا کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں ارض شام۔ ارضِ مصر یعنی شام کا ملک، مصر کا ملک۔ ہمارے ملک میں بھی زمیندار کی زمین کو اراضی کہتے ہیں۔ اس آیت میں ارض سے مراد ملک یا علاقہ کے ہیں کیونکہ جن منافقوں کا ذکر ہے ان کے اعمال ساری دنیا پر حاوی نہ تھے۔ بلکہ ملکِ عرب یا اس کی سرحدوں تک محدود تھے۔

منافقوں کا فساد کئی رنگ میں ظاہر ہوتا تھا (۱) وہ مہاجرین اور انصار میں فساد ڈلوانے کی کوشش کرتے رہتے تھے اور قومی سوال کو اپنے بداغراض کو پورا کرنے کیلئے آڑ بناتے رہتے تھے۔ چنانچہ غزوہ بنی المصطلق کے موقع پر جب ایک معمولی سی بات پر مہاجرین اور انصار میں کچھ اختلاف پیدا ہوگیا تو عبداللہ ابن ابی ابن سلول نے جو اس وقت ساتھ تھا اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شور مچا دیا کہ یہ مہاجر باہر سے آکر ہم پر حکومت کرنا چاہتے ہیں۔ تم لوگوں نے ان کو سر پر چڑھا رکھا ہے۔ اگر ان کی مدد نہ کرو تو وہ خود ہی تتر بتر ہوجائیں گے (سیرت ابن ہشام جلد سوئم) چنانچہ اس قول کا ذکر قرآن کریم میں یوں ہے۔ یہ منافق ہی ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع ہیں ان پر اپنے روپے نہ خرچ کیا کرو تاکہ یہ تتر بتر ہوجائیں اور جب عبداللہ بن ابی بن سلول نے دیکھا کہ انصار جوش میں آگئے ہیں تو جڑ پر تبر چلانا چاہا یعنی خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی اور کہہ دیا ہمیں مدینے پہنچ لینے دو۔ وہاں مدینہ کا سب سے بڑا آدمی (یعنی خود عبداللہ بن ابی) (ناقابل بیان الفاظ) یعنی اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی وروحی) کو وہاں سے نکال دیگا۔

کبھی یہ لوگ قومی گنہگاروں کی پیٹھ ٹھونکتے تھے کہ تا وہ جوش میں آکر اسلام سے برگشتہ ہوجائیں۔ کبھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر معترض ہوتے تاکہ لوگوں میں بددلی پھیلائیں جیساکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ان منافقوں میں سے وہ بھی ہیں جو تیری صدقات کی تقسیم پر معترض ہوتے ہیں اس سے ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ جن کو صدقہ میں سے مال نہ ملا ہو ان میں بددلی پیدا ہو اسی طرح آپؐ کے متعلق اعتراض کرتے وہ تو کان ہی کان ہے یعنی اس نے تو چاروں طرف جاسوس چھوڑ رکھے ہوئے ہیں کوئی آدمی آزادی سے اپنے خیالات ظاہر نہیں کرسکتا۔ کبھی مشکلات کے وقت مسلمانوں میں بددلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے جیساکہ فرماتا ہے اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مخلصین صحابہ کو کوئی نقصان جنگ میں پہنچتا تو کہتے کہ دیکھا یہ ہمارے مشورہ پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے ہم نے پہلے ہی صورت حالات کو بھانپ لیا تھا اور اس جنگ میں شامل نہ ہوئے تھے۔ کبھی کفار کو مسلمانوں کے خلاف جوش دلاتے جیساکہ فرماتا ہے یعنی کیا تجھے ان منافقوں کا حال معلوم ہے کہ وہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں کو جاکر اکساتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی مدینہ چھوڑ جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات نہ سنیں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑیں گے لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اہلِ کتاب کو جلاوطن کیا گیا تو وہ لوگ ساتھ نہ نکلے۔ اور جب ان سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے ان کا ساتھ نہ دیا کیونکہ ان کی اصل غرض تو مسلمانوں کے خلاف فساد پھیلانا تھی۔ اسی طرح ایک فساد کا طریق یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کو ڈرانے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ فرماتا ہے جب کوئی امن یا خوف کی بات ان کو معلوم ہوجاتی تو اسے خوب پھیلاتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں فساد پیدا ہوجائے۔ خوف کی بات تو اس لئے کہ مسلمان ڈریں اور امن کی بات اس موقعہ پر کہ جب دیکھیں کہ بعض مسلمان اس صلح پر خوش نہیں تو ایسے موقعہ پر وہ مسلمانوں کو جوش دلانے کی کوشش کرتے اور کہتے کہ اس طرح صلح کرکے ہم کو ذلیل کیا جارہا ہے۔

غرض منافق طرح طرح سے ملک میں فساد پیدا کرتے تھے۔ اور اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اس طرح فساد پیدا کرنے سے کیا فائدہ۔ ایسا نہ کرو۔ تو وہ یہ جواب دیتے کہ ہم تو صرف اصلاح کی خاطر یہ سب کام کرتے ہیں۔ یہ بھی منافقوں کی ایک علامت ہے کہ اپنے گندے اعمال کو چھپانے کے لئے ہمیشہ اپنے اعمال کے لئے کوئی نہ کوئی ایسا بہانہ بنالیتے ہیں کہ جس سے ان کے اعمال بظاہر نیک نظر آئیں۔ کسی موقعہ پر غریبوں کی امداد کا بہانہ کسی موقعہ پر مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کا بہانہ کسی موقعہ پر دشمن کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کا بہانہ غرض اپنی بدنیتی کو نیک نیتی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش ہمیشہ ان کی طرف سے ہوتی رہتی ہے۔ اور اگر وہ یہ نہ کریں تو اپنے نفاق کو چھپائیں کسی طرح ہر قوم اور ہر ملک کے منافق اسی طرح کرتے ہیں اور جن قوموں کی تباہی کے دن آجاتے ہیں وہ ان کے دھوکہ میں آکر سچے خیرخواہوں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کو ان کے دھوکے سے بچایا اور ان کی شرارتیں انہیں کے سروں پر الٹ پڑیں۔

منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تنظیم نہ ہو تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے۔ لیکن جب ایک جماعت منظم ہو تو اسے چھوڑنا کمزور دل لوگوں کے لئے مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لئے وہ ایک طرف تو اپنی جماعت سے بھی تعلق بنائے رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف خفیہ خفیہ اس کے مخالفوں سے بھی سازباز شروع کر دیتے ہیں۔

غلام باری سیف

ایک چھوٹی سی بات

الفضل کا یہ کالم بہت مفید اور فکر انگیز ہے۔ کتنی چھوٹی چھوٹی باتیں اور امور ہوتے ہیں جو بظاہر چھوٹے کہے جاسکتے ہیں لیکن اپنے نتیجہ کے لحاظ سے وہ بڑے ہوتے ہیں۔ کسی نے اسی لئے کہا ہے کہ کسی بات کو معمولی نہ سمجھیں۔ کسی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر نظر انداز نہ کریں اور کسی کمزوری یا بدی کو چھوٹی سمجھ کر اس کا ارتکاب نہ کریں کہ چھوٹے اور بڑے گناہ کی تعریف ہی یہ کی گئی کہ "جو گناہ چھوڑا نہ جاسکے وہ بڑا ہے"۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مارب قوم کا ڈیم یعنی بند چوہے کے سوراخ کرنے کی وجہ سے تباہ ہوگیا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ یمن کے پایہ تخت سبا کا ڈیم چھٹی صدی میں سیلاب کی وجہ سے تباہ ہوا تھا۔ بند کی بربادی کا سبب چوہے کا سوراخ بنا۔

بچپن میں عربی ادب کی کتاب سُلّم الادب میں چند سبق آموز اشعار پڑھے تھے جن میں اس واقعہ کا ذکر تھا۔ اشعار کی ابتداء اس سے ہوتی ہے۔

لَا تَحْتَقِرْ کَیْدَ الضَّعِیْفِ فَرُبَّمَا
تَمُوْتُ الْاَفَاعِیْ مِنْ سُمُوْمِ الْعَقَارِبِ

کہ کمزور کی تدبیر کو بھی حقارت کی نگاہ سے مت دیکھ۔ تو دیکھتا نہیں کہ بسا اوقات بچھو کے زہر سے بڑے بڑے سانپ بھی مر جاتے ہیں۔ اور اگلے شعر میں ہے کہ کیا تو دیکھتا نہیں کہ ملکہ بلقیس کا تخت ہُدہُد نے گرادیا اور چوہے کے بل کی وجہ سے مارب کا بند برباد ہوگیا۔

کیا یہ واقعہ آپ نے نہیں پڑھا کہ ایک کنچنی کتے کے پلّے کو پانی پلانے کی وجہ سے بخش دی گئی۔ اور راستہ سے کانٹے دار شاخ ہٹانے کی وجہ سے آدمی بخش دیا گیا۔ اور ایک عورت اسلئے خدا کے عذاب کا مورد بنی کہ اس نے بلی کو محبوس رکھ کر بھوک سے مار دیا تھا۔

افریقہ سے آنے والے ایک مربی صاحب نے مجھے سنایا کہ افریقہ میں ایک روز ایک دوست کسی سے بات کر رہے تھے انہیں آنکھ میں خارش محسوس ہوئی۔ انہوں نے جیب سے ایک کاغذی ڈالر نکالا اس کے کونہ سے آنکھ میں خارش کی۔ کاغذ گندہ تھا۔ آنکھ میں زہر پھیلا اور نتیجتاً ان کی آنکھ ضائع ہوگئی۔ پاکستان کے نامور آئی سرجن جنرل نسیم صاحب کی ایک تقریر مجھے پنڈی میں سننے کا اتفاق ہوا۔ جس میں انہوں نے بیان کیا۔ ایک غلط یا غلیظ تولیہ جو کسی آنکھ کے مریض نے استعمال کیا ہو۔ اس سے چہرہ پونچھنے سے آپ کو وہ مرض لاحق ہوسکتا ہے دروازہ کے ہینڈل یا دستی کو ہاتھ کسی آنکھ کے مریض کا لگ گیا ہو اس پر آپ کا ہاتھ لگنے سے آپ کو مرض لاحق ہوسکتا ہے۔ معمولی پن کے چبھنے سے آپ کا ہاتھ Septic ہوسکتا ہے دانتوں میں پن سے خلال کی وجہ سے ایک بار ایک شخص کے دانتوں میں پیپ پڑ گئی۔ خاکسار ایک بار حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا پن کشن میں سے ایک پن دینا۔ میں نے اوپر سے پکڑ کر پن نکالا اور اسی طرح اس کا سرا حضرت میاں صاحب کی طرف بڑھا دیا آپ نے پن اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کا موٹا سرا میری طرف بڑھایا اور فرمایا یوں نہیں یوں پن دیا جاتا ہے۔

آپ نے دیکھا گھاس کے مخملی تختوں پر سے ہم بے دریغ گذر کر اسے راستہ میں

باقی صہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ——— نون ۔ سین

پاکستان سیکورٹی کونسل کا ممبر

پاکستان کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی ایک غیر مستقل نشست کے لئے چن لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں امور خارجہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اکرم ذکی نے کہا ہے کہ پاکستان اس نشست پر موجود ہونے کی وجہ سے بھی اور اس لئے بھی کہ یہ ایک امن پسند ملک ہے چاہے گا کہ دنیا میں اس وقت جتنے بھی جھگڑے ہیں وہ سب حل کر لئے جائیں۔ آپ نے وائس آف امریکہ کو اس موقعہ پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور وہ مسلمانوں کی طرف داری کرنے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن وہ سیکورٹی کونسل کے امن کے معیار کو دنیا میں قائم کرنا چاہے گا۔ اور اس کی کوشش ہوگی کہ سیکورٹی کونسل کے دوسرے اراکین کے ساتھ مل کر تمام دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے جس کا تعلق اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے بوسنیا ہرزے گووینا کے بحران سے ہے۔ مسٹر ذکی نے کہا کہ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے اس سلسلہ میں دو خصوصی اجلاس منعقد کئے ہیں۔ یہ اجلاس وزارت خارجہ کی سطح پر تھے۔ اور ایک رابطہ گروپ قائم کیا ہے۔ یہ رابطہ گروپ دیگر ممالک کا دورہ کرکے اپنے موقف کو پیش کر رہا ہے۔ پاکستان بھی اس گروپ کا ممبر ہے اور انہوں نے دوسرے اہم ممالک کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ بوسنیا کے لئے ٹھوس اقدام ہونے چاہئیں۔ پاکستان نے سیکورٹی کونسل کے مستقل اراکین سے بھی اس سلسلے میں گفت و شنید کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ بوسنیا کے نو فلائی زون کو سختی سے لاگو کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ پاکستان رابطہ گروپ کا ایک رکن ہے وہ دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ مل کر ہی اس سلسلہ میں ضروری اقدام کرے گا۔ جہاں تک وزارت خارجہ کی پالیسیوں کا تعلق ہے۔ وہ لمبے عرصے کے لئے تیار کی جاتی ہیں اور ان میں بار بار تبدیلیاں کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اگرچہ معمولی تبدیلیاں تو ہمیشہ ہوتی ہی رہتی ہیں۔

چین کے عقاب

ہانگ کانگ میں بتایا گیا ہے کہ چین کی حکومت نے ۴۲ پاکستانیوں کو اپنے ملک سے اس جرم کی سزا کے طور پر نکال دیا ہے کہ وہ مغرب کے صوبہ زنگ جیاں میں عقاب کا غیر قانونی طور پر شکار کرتے تھے یا دوسرے لوگوں سے خریدتے تھے حالانکہ ایسا کرنا جرم ہے۔ پولیس نے ان لوگوں کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے ۹ عقاب حاصل کر لئے جو یہ لوگ بیرونی ممالک میں بہت زیادہ قیمت پر فروخت کرنا چاہتے تھے۔

ڈنگ ژیاؤپنگ
مین آف دی ایئر

برطانیہ کے اخبار فنانشل ٹائمز نے چین کے رہنما ڈنگ ژیاؤپنگ کو ۱۹۹۲ء کا "مین آف دی ایئر" کہا ہے۔ اور ایسا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مسٹر ڈنگ ژیاؤپنگ نے آزاد منڈی کے سلسلے میں جو اصلاحات کی ہیں وہ بہت قابل داد ہیں۔ اخبار مذکور نے کہا ہے کہ مسٹر ڈنگ کا اس لئے انتخاب زیادہ قابل ذکر ہے کہ اقتصادی امور میں جو انہیں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں وہ دہی سال ہے جبکہ وہ خود ۸۸ سال کے ہو گئے ہیں اگرچہ ان کی صحت کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے اور وہ حکومت یا پارٹی میں کسی عہدے پر متعین نہیں ہیں لیکن ان کی کوششیں ان کے ملک کے لئے اور دنیا کے دیگر ممالک کے لئے انتہائی اہم ہیں۔

اس اخبار کا دفتر لندن میں ہے اور زیادہ تر یہ صنعت و تجارت کے متعلق مضامین اور چیزیں چھاپتا ہے۔ اس پرچے نے کہا ہے کہ مسٹر ڈنگ کا جنوری کا دورہ ایسا تھا کہ جس نے سارے ملک میں ایک صنعتی انقلاب برپا کر دیا۔ اس انقلاب کا زیادہ تر تعلق آزاد مارکیٹ میں اصلاحات سے ہے۔ اخبار مذکور نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے بیانات اور کارکردگی کی بنا پر چین کی پیداوار میں ۱۲ فی صد کا اضافہ ہو گیا ہے۔ چین دنیا کا سب سے زیادہ آبادی رکھنے والا ملک ہے اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اب اس کی اقتصادی حالت نہایت سرعت کے ساتھ مزید بہتر ہو رہی ہے۔

یوکرین

۱۸۳۹ء میں ایک فرانسیسی نے یوکرین میں سینٹ پیٹرز برگ کا دورہ کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے سونے کے کمرے کے پیچھے بڑی بڑی عمارتیں ہیں لیکن اس کا کمرہ کیڑے مکوڑوں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ بات اس کے لئے بڑی حیرانگی کا باعث ہوئی۔ بڑی عمارتیں تو یورپ اور دیگر ملکوں جیسی تھیں لیکن یہاں کی ثقافت بڑی تھی نہ یورپ جیسی۔ اس کے بعد یہ علاقہ سوویت یونین کے تسلط میں آ گیا۔ انہوں نے بھی اس کی پوری کیفیت برقرار رکھی اگرچہ نام تو جمہوریت کا لیا گیا لیکن طریق کار اس کے برعکس تھا۔ اب اگرچہ سوویت یونین ٹوٹ چکی ہے۔ لیکن یوکرین ویسے کا ویسا ہی ہے۔ اگرچہ اب یوم مئی نہیں منایا جاتا لیکن یوکرین کے لوگ اسی طرح بات کرنے کی

کوشش کرتے ہیں جس طرح مغرب کے لوگ۔ وہ سرمایہ کاری کا ذکر کرتے ہیں اور منڈی اقتصادیات کا بھی کہا تو جا سکتا ہے کہ کسی حد تک تبدیلی آئی ہے۔ لیکن یہ حقیقی تبدیلی بہت مختلف ہے۔ نج کاری کا بھی ذکر کیا جاتا ہے جیسے سرکاری حکام بھی سراہتے ہیں اور سیاست دان بھی اور نجکاری کے حمایتی انہوں نے بیرون ممالک سے مشیر بھی منگوائے ہیں لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ نج کاری کی کوئی مثال دیں تو وہ ایسا نہیں کر سکتے کم از کم کوئی بڑی کمپنی نج کاری کے عمل میں نہیں آئی بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تبدیلیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جنہیں جو کچھ ہاتھ لگا وہ لیکر الگ ہو بیٹھے اور اسے نج کاری کا نام دے دیا۔ ایک بہت بڑی کمپنی الیکٹرون کے بھی نج کاری کے سلسلے میں حصے بخرے کرنے پڑے اس کے کارندوں کو یہ سمجھانا پڑا کہ نجکاری کا سسٹم ان کے لئے مفید ہوگا۔ انہوں نے اپنی طرف سے چار فیصد حصے ڈالے اس کی کل مالیت ڈھائی کروڑ روبل تھی اب اس کے ڈائریکٹر مزید حصے خرید رہے ہیں اور اسے جائنٹ سٹاک کمپنی سمجھتے ہیں۔ اس کمپنی کو اب بھی کچا مال اسی طرح مل رہا ہے جس طرح پہلے ملتا تھا اس بات کا امکان ہے کہ اس کمپنی کی نج کاری کو دیکھ کر نج کاری کا عمل تیز ہو جائے گا۔

مصر/سوڈان

سوڈان نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ سیکورٹی کونسل اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مصری فوجوں کو جنہوں نے گذشتہ ماہ سوڈان کے ایک حصے پر حملہ کیا تھا روکے اور انہیں اس خطے سے نکل جانے کے لئے کہے۔ گذشتہ جمعہ کے روز سوڈانی وزیر خارجہ علی احمد سہلول نے کہا مصر ایسے اقدام کرتا ہے کہ یوں لگتا ہے کہ وہ ملائب کا علاقہ لینا چاہتا ہے۔ انہوں نے وہاں بہت سے کیمپ تعمیر کئے ہیں اور اس قسم کے اشارے بورڈوں پر لگا دیئے ہیں کہ مصر اس طرف اور سوڈان اس طرف۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آج سے ایک سال پہلے مصر نے ایسے اقدامات شروع کئے تھے جن سے سوڈان کے خیال میں وہ آہستہ آہستہ سوڈان کے علاقہ ملائب کا نقشہ بدلنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ اسے اپنے ساتھ ملا لے۔ مسٹر سہلول نے کہا کہ سوڈان نے یہ معاملہ سب سے پہلے ۱۹۵۸ء میں سیکورٹی کونسل کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے رکھا تھا۔ اور جب بھی کبھی دونوں ممالک میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ یہ مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ۱۹۹۲ء کے فروری میں سوڈان اور مصر نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ حلائب کے مسئلے کے حل کے لئے ایک متحدہ کمیشن مقرر کیا جانا چاہیئے۔ اس مشن کی پہلی میٹنگ خرطوم میں مارچ کے مہینہ میں منعقد کی گئی تھی اور دوسری میٹنگ اکتوبر کے مہینے میں قاہرہ میں ہوئی۔ تیسری میٹنگ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سوڈان کے دارالحکومت میں جنوری ۱۹۹۳ء میں ہونا قرار پائی تھی۔ لیکن حالات کچھ ایسے پیش آتے رہے ہیں کہ ان میٹنگوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے سوڈان نے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے سامنے شکایت پیش کر دی ہے۔ اسی طرح اے۔ ای۔ یو اور عرب لیگ کے سامنے بھی یہ معاملہ رکھا گیا ہے۔ اس خط میں سکیورٹی کونسل سے کہا گیا ہے کہ وہ ان اقدامات کا نوٹس لے جن سے اس علاقے کے امن وامان کو خطرہ ہے۔

عراقی عزم

عراق نے کہا ہے کہ امریکہ نے جو ایرکرافٹ بردار جہاز خلیج میں بحری بیڑے کو اس لئے مضبوط کرنا چاہا ہے کہ نو فلائی زون جو ملک کے جنوب میں ہے وہاں پر وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کر سکے تو ہم اسے بتا دینا چاہتے ہیں کہ عراق ایسی باتوں سے دب نہیں سکتا۔ عراق اب بھی ان لوگوں کے لئے ایک خوفناک مسئلہ ہے جو اس کے خلاف تشدد کرتے ہیں۔ یہ بات بعث پارٹی کے اخبار الثورا نے بتائی ہے امریکہ اپنی لڑاکا فوج کو عراق کے نزدیک مضبوط تر بنا رہا ہے اسی سلسلے کی یہ کڑی ہے کہ اس نے ایرکرافٹ کیریر خلیج میں اپنے بیڑے کو مضبوط کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اس ایرکرافٹ کا نام ہے۔ رکٹی ہاک جو تقریباً ۸۵ ایرکرافٹ صومالیہ سے اٹھا کر یہاں لایا ہے۔ لیکن اخبار مذکور نے کہا ہے کہ جہاں تک عراقی لوگوں کی مستقل مزاجی کا سوال ہے وہ ڈرانے والے شور وشر اور خوراک کی دھمکیوں کو دفن کر دے گا۔

ایک امریکی الیف ۱۶ نے عراقی فوجی ایرکرافٹ کو اتوار کے روز نو فلائی زون میں مار گرایا تھا۔ لیکن عراق نے کہا ہے کہ ہم اس کا بھرپور بدلہ لیں گے عراق کے اس بیان کے نتیجہ میں امریکہ نے دنیا بھر میں اپنے سفارت خانوں اور قونصلیٹ کے زیادہ حفاظتی انتظام کر دئے ہیں۔ بغداد نے اصرار کے ساتھ کہا ہے کہ وہ عراق میں کسی نو فلائی زون کو تسلیم نہیں کرتا۔ اسی لئے عراقی جیٹ طیارے اس فضاء میں گئے تھے ان میں سے ایک کو امریکہ نے مار گرایا ہے۔ بغداد نے کہا ہے کہ امریکہ نے اپنی کھیل دوبارہ شروع کر دی ہے جس کے ذریعے وہ عراق کو ڈرانا دھمکانا چاہتا ہے۔ دراصل واشنگٹن عراق کی طاقت سے خوفزدہ ہے حالانکہ اس وقت عراق اقوام متحدہ کی پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

ڈھاکہ میڈیکل کالج

ہفتہ کے روز ڈھاکہ میڈیکل کالج میں طلباء کا آپس میں جھگڑا ہوا جس کے نتیجہ میں ہوسٹل خالی کروا لئے گئے اور کلاسیں بھی بند کر دی گئیں اور طلباء سے کہہ دیا گیا کہ جب تک انہیں دوبارہ اطلاع نہ دی جائے ان کی کلاسیں نہیں لگیں گی۔ دو گروہ جن کی آپس میں لڑائی ہوئی ان میں سے ایک بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کا حامی ہے جو حکومتی پارٹی ہے۔ اور دوسرا حزب اختلاف عوامی لیگ کا حامی ہے۔ ان دونوں نے فائر بم اور ڈنڈوں سے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا۔ کہتے ہیں کہ بیسیوں طلباء زخمی ہو گئے۔

اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں سیاسی لوگوں کی پشت پناہی کے ساتھ ایسے واقعات روکنے کی ضرورت ہے۔ یہ طلباء جو ایک دوسرے سے لڑ پڑے ان میں سے بہت زیادہ زخمی ہوئے۔ تین کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ طلباء نے ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے ہوسٹل اور کالج کی عمارتوں کو نقصان پہنچایا جب کالج کے حکام سے پوچھا گیا کہ دوبارہ کب کالج کے کھلنے کا امکان ہے تو انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

شرح آبادی کی فکر؟

جماعت اسلامی کے لیڈر میاں طفیل احمد ضیاء نے حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ شرح آبادی کم کرنے کے لئے جو مہم حکومت نے چلائی ہوئی ہے وہ دراصل اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ انہوں نے آبادی کے چیلنج کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قوم کو اپنے وسائل کو بہتر طریق پر استعمال کرنا چاہیئے اور اگر احتیاط کے ساتھ کام کئے جائیں تو تمام لوگوں کو خورد ونوش کی اشیاء باعزت طور پر مہیا کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غلط پالیسیوں کی وجہ سے غریب لوگ بنیادی ضرورتوں سے بھی محروم رہ جاتے ہیں اور امیر لوگ خوب دولت جمع کر لیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کو اس بات پر آنسو نہیں بہانے چاہئیں کہ آبادی بڑھ رہی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنائیں۔

اسرائیلی کارگزاری

غازہ پٹی میں ایک ہسپتال کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اسرائیلی فوجوں نے ایک فلسطینی کو ہلاک کر دیا ہے اور گیارہ کو زخمی یہ واقعہ اس وقت رونما ہوا جب غازہ پٹی سے پانچ روزہ کرفیو اٹھایا گیا۔ ہلاک ہونے والے شخص کا نام یاسر السوفی ہے اور یہ تیرھواں فلسطینی ہے جنہیں ان علاقوں میں اسرائیلی سپاہیوں نے اس وقت سے لے کر اب تک مارا ہے جب ۴۱۵ اسلامی کارکن ملک سے نکال کر لبنان بھیج دئیے گئے تھے۔ یہ واقعہ ۱۷ دسمبر کو ہوا تھا۔ تل ابیب کے نزدیک "ہولون" میں حملہ کرنے والوں نے ایک ۲۶ سالہ یہودی کا گلا کاٹ دیا۔ پولیس نے کئی مشکوک عربوں کو اس سلسلے میں گرفتار کر لیا۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اسرائیلی یہودی پر حملہ کس وجہ سے کیا گیا تھا۔ وہ اب زخمی ہے اور ہسپتال میں اس کا علاج کیا جا رہا ہے۔ ہسپتال کے ذرائع نے بتایا ہے کہ السوفی اور دیگر ۹ زخمی فلسطینیوں کو رافہ مہاجر کیمپ میں مارا گیا تھا۔ یعنی وہاں ان پر گولیاں چلائی گئی تھیں اور ایسا اس وقت کیا گیا جب فوجیوں سے بھری ہوئی ایک جیپ پر فلسطینیوں نے پتھر پھینکے اور اس جیپ کو الٹا کر رکھ دیا۔ فوج کا کہنا ہے کہ اس وقت ہم چیکنگ کر رہے تھے۔ اقوام متحدہ کے حکام نے جو میڈیکل مدد کے لئے وہاں موجود ہیں

باقی ص۷ پر

آپ کا خط ملا

محترمہ بشریٰ سلیمان طاہر صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں:

۱۹۹۱ء کے تاریخی سو سالہ جلسہ سالانہ پر ہمیں بچوں کے ساتھ قادیان جانے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔ مجھے اور بچوں کو ویزا آخری دن ملا۔ یہ انڈین ایمبیسی کی مہربانی تھی کہ انہوں نے ہمارے جذبات کا احترام کیا۔ ہمارے پاس صرف ایک ویزا تھا انہوں نے مجھے اور ساتھ چار بچوں کو ویزے دے دیئے۔ لاہور سے قادیان کا سفر بھی ایک یادگار اور نیا ہی تجربہ تھا۔ ایک ملک یعنی پاکستان سے دوسرے ملک بھارت پہنچنے میں تو صرف ۴۵ منٹ لگے لیکن FORMALITIES پورے کرتے کئی گھنٹے لگے۔ لاہور سے ہم صبح آٹھ بجے گھر سے نکلے اور قادیان رات دس بجے پہنچے۔ اس سال ہم جلسہ پر تو نہیں گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ یہاں بیٹھے ہی ایسا لگا جیسے ہم نے قادیان کے جلسے میں شرکت کی ہے۔ جیسا کہ حضور نے کہا کہ ہم لندن میں قادیان کا جلسہ کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی پاکستان میں حضور کا مواصلاتی سیارے کے ذریعے خطاب سن کر اور دیکھ کر ایسے محسوس ہوا کہ ہم قادیان کے جلسے میں شریک ہوئے ہیں۔ آخری خطاب سے پہلے عالمگیر بیعت بھی ایک تاریخی واقعہ ہے ساری دنیا میں بہت سے احمدیوں نے حضور کی بیعت کی۔ اس قسم کی عالمگیر بیعت کا یہ پہلا واقعہ ہے اس سال جلسے سے آنے والے احمدیوں نے جلسہ کے متعلق بتایا کہ اس سال تو پچھلے سال کے مقابلے میں بہت بہتر انتظام تھا۔ لوگ تو پہلے سے کم تھے لیکن ملک کے حالات کے پیش نظر جلسے کا امن وامان سے ہونا ایک بہت بڑی بات ہے۔ بھارت میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے باوجود احمدیوں کا جلسہ جس میں کم و بیش ۱۰ ہزار افراد نے شرکت کی پروگرام کے مطابق ہوا۔ اور پروگرام میں کسی قسم کا خلل نہ ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

جنرل آصف نواز

پاکستان کی بری فوج کے سربراہ جنرل محمد آصف نواز ۸۔جنوری ۱۹۹۳ء بروز جمعہ سہ پہر ساڑھے تین بجے دل کا دورہ پڑنے سے راولپنڈی میں انتقال کر گئے آپکی عمر ۵۶ سال تھی۔ جمعہ کی تعطیل کی وجہ سے وہ اپنے گھر آرمی ہاؤس کے لان میں حسب معمول جاگنگ کر رہے تھے کہ صبح آٹھ بجے آپکو دل کا دورہ ہوا۔ انہیں فوری پر کمبائینڈ ملٹری ہسپتال پہنچایا گیا۔ کچھ دیر بعد طبیعت سنبھل گئی مگر تھوڑی دیر بعد دل کا دوسرا دورہ پڑا جسکی وجہ سے سہ پہر کے وقت آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

۹۔جنوری کو جنرل آصف نواز کو جہلم کے قریب ان کے آبائی گاؤں چکری راجگاں میں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ ہزاروں سوگواروں کی آہوں سسکیوں اور آنسوؤں سے بوجھل فضا میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپکا جنازہ ریس کورس راولپنڈی میں ادا کیا گیا۔ جس میں صدر مملکت۔ وزیر اعظم۔ وفاقی وزراء گورنروں۔ وزراء اعلیٰ سول و فوجی حکام اور غیر ملکی سفیروں اور زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ جنازہ کے بعد میت کے تابوت کو مرحوم کے آبائی گاؤں چکری راجگاں بذریعہ ہیلی کاپٹر لے جایا گیا۔ چکری گاؤں میں بھی عزیز و اقارب اور علاقہ کے لوگوں کی بڑی تعداد نے جنازہ ادا کیا۔ اور پورے فوجی اعزاز کے ساتھ آپکو اپنے والدین کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ بعدہ صدر مملکت غلام اسحٰق خان۔ وزیر اعظم۔ وزیر اعلیٰ پنجاب۔ گورنر سرحد گورنر سندھ۔ وزیر دفاع۔ جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین۔ مسلح افواج کے سربراہوں اور صدر آزاد کشمیر نے آپکی قبر پر پھول چڑھائے تدفین کے موقع پر انتہائی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے جنازے میں شریک ہر آنکھ اشکبار اور چہرہ اداس اور افسردہ نظر آرہا تھا۔ کئی لوگوں کو زار و قطار روتے دیکھا گیا۔ سینکڑوں لوگ دور دراز سے اس عظیم جرنیل کے جنازے میں شریک ہوئے۔

جنرل آصف نواز کی اچانک وفات پر صدر مملکت اور وزیر اعظم نے طے شدہ مصروفیات ترک کر دیں۔ آرمی ہاؤس غم و اندوہ میں ڈوب گیا جہاں جنرل آصف نواز اہل خانہ کے ساتھ بھرپور زندگی گزار رہے تھے لیکن جمعہ کا دن اس گھر کے مکینوں کے لئے قیامت کی گھڑی لایا۔ بیگم آصف نواز کو بار بار غشی کے دورے پڑے۔ وہ میت کے پاس بیٹھی کہہ رہی تھیں۔

"لوگو میرا تخت طاؤس لٹ گیا آصف میں اب کس کی زندگی کی دعائیں مانگا کروں گی"۔ غم سے نڈھال ان کی بیٹیاں۔ انیلہ اور نادیہ فریاد کر رہی تھیں۔ پاپا آج آپ نے سفید لباس کیوں پہن لیا ہے۔ آج آپ ہنستے مسکراتے گھر میں کیوں نہیں آئے آپ کی ہنسی کہاں گئی۔ پاپا ہم سے کیوں روٹھ گئے ہیں"۔ صدر مملکت۔ وزیر اعظم اور دیگر قومی۔ سیاسی و سماجی رہنماؤں نے جنرل آصف نواز کی ناگہانی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جنرل آصف نواز محب وطن اور بہادر فوجی تھے۔ عدلیہ کے ججوں۔ وفاقی و صوبائی وزراء۔ اعلیٰ حکام۔ سیاستدانوں اور اہم شخصیات نے بھی اپنے پیغامات میں جنرل آصف نواز کو عظیم کمانڈر اور محب وطن قرار دیتے ہوئے گہرے غم کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ ان کی خدمات سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔

بی بی سی نے آپ کی وفات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جنرل آصف نواز کا انتقال پاک فوج اور سیاست دانوں کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔

ملکی اخبارات نے آپ کی وفات پر تفصیلی اداریئے تحریر کئے اور لکھا کہ آپ کی وفات یقیناً ایک بہت بڑا قومی سانحہ ہے۔ جرنیل ایک دن میں نہیں بنتا۔ نہ نیا سربراہ ایک دن کے اندر حالات پر مکمل عبور اور کنٹرول حاصل کر سکتا ہے۔ ایک خلا کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے

جنرل آصف نواز ۳۱ جنوری ۱۹۳۷ء کو ضلع جہلم کے گاؤں چکری راجگاں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میری کیمبرج سکول راولپنڈی سے حاصل کی۔ رائل ملٹری اکیڈیمی انگلینڈ میں فوجی تربیت مکمل کرنے کے بعد مارچ ۱۹۵۷ء میں پاکستان آرمی میں کمیشن حاصل کیا۔ آپ کے والد دادا اور پر دادا بھی فوجی خدمات سر انجام دے چکے ہیں۔ کمیشن حاصل کرنے کے بعد پنجاب رجمنٹ کی شیر دل بٹالین میں ان کی سیکنڈ لیفٹیننٹ کی حیثیت سے تقرری ہوئی اس بٹالین کی قبل ازیں جنرل آصف نواز کے والد کمان لے چکے تھے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان بھی اس بٹالین کے کمانڈر رہ چکے ہیں۔

۱۹۷۲ء میں وہ شیر دل رجمنٹ ہی کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ جنرل آصف نواز کمانڈ اینڈ سٹاف کالج کوئٹہ اور نیشنل ڈیفنس کالج راولپنڈی کے گریجویٹ تھے۔ آپ نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں بھارتی جارحیت کے خلاف وطن عزیز کے دفاع میں کارہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ ۱۹۷۸ء میں آپکو بریگیڈیئر کے عہدہ پر ترقی دی گئی۔ اور انفنٹری بریگیڈ کی کمان بھی دی گئی اس کے بعد وہ ایک کور کے چیف آف سٹاف مقرر ہوئے۔ انہیں ۱۹۸۲ء میں میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ جو انہوں نے مسلسل ساڑھے تین سال انفنٹری ڈویژن کی کمان کی۔ وہ ایم پی اے کاکول کے کمانڈنٹ بھی رہے۔ ۱۹۸۸ء میں ان کو لیفٹیننٹ جنرل بنایا گیا۔ اور وہ کراچی کور کے کمانڈر بنا دیئے گئے یہ عہدہ انہوں نے مارچ ۱۹۹۱ء تک سنبھالے رکھا۔ اس کے بعد انہیں جی ایچ کیو میں چیف آف جنرل سٹاف مقرر کیا گیا۔ جنرل آصف نواز نشان امتیاز (ملٹری) ستارہ بسالت حاصل کر چکے ہیں۔ ۱۱۔جون ۹۱ء کو جنرل آصف نواز کو چیف آف آرمی سٹاف بنانے کا اعلان کیا گیا۔ جنرل آصف کو اس فیصلہ سے صدر غلام اسحٰق خان سے ملاقات کے دوران آگاہ کیا گیا اس ملاقات میں وزیر اعظم نواز شریف۔ جنرل شمیم عالم خان اور جنرل اسلم بیگ بھی موجود تھے۔ جنرل آصف نے اگست ۱۹۹۱ء میں پاک فوج کی کمان سنبھالی اور پاک فوج میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ غیر سیاسی افسر کہتے اور اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ جمہوریت سیاست دانوں کا کام ہے چنانچہ کور کمانڈر کراچی کی حیثیت میں اپنا غیر جانبدارانہ رویہ ثابت کر دکھایا تھا۔

جنرل آصف نواز بلا شبہ پاکستانی قوم کے ایک عظیم فرزند تھے۔ صدر مملکت نے آپکی وفات پر کہا ہے کہ پاکستان اپنی سرحدوں کے ایک سچے محافظ اور جفاکش سپوت سے محروم ہو گیا ہے انہوں نے اپنی پوری زندگی پاک فوج اور ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے پر صرف کی۔ اسی طرح وزیر اعظم نے کہا کہ جنرل آصف نواز ایک قابل فخر اور محب وطن پاکستانی تھے اور ان کا کردار موجودہ اور آئندہ فوجی افسروں کے لئے ایک لائق تقلید مثال کی حیثیت رکھتا ہے

چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز کا خاندان پشت در پشت ایک فوجی خاندان تھا۔ ان کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی کا تعلق پاک فوج سے تھا۔ اور وہ وفات پا چکے ہیں جبکہ ایک بھائی شجاع نواز امریکہ میں مقیم ہیں۔ اور پیشہ کے اعتبار سے صحافی ہیں۔ آپ بے پناہ خوبیوں کے مالک تھے۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑنے کے اصول پر عمل کرتے تھے اور دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتے تھے کہ وہ بھی کام میں باقاعدگی پیدا کریں۔ صحت پر خصوصی توجہ دیتے تھے اس مقصد کے لئے باقاعدہ جاگنگ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ والد کی نصیحت کے مطابق کبھی سگریٹ نوشی نہ کی۔ فارغ اوقات میں اچھی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے۔ ۲۳ سال کی عمر میں شادی کی۔ ۳۱ سالہ ازدواجی زندگی میں انہوں نے ہمیشہ اپنی اہلیہ اور بچوں پر خصوصی توجہ دی۔ اور کبھی اس امر پر پریشانی کا اظہار نہ کیا کہ ان کے ہاں بیٹا نہیں۔ آپ کی دو بیٹیاں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ آپ پہلے چیف آف آرمی سٹاف تھے جنہوں نے دوران ڈیوٹی طبعی وفات پائی۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور انہوں نے جو اعلیٰ پیشہ وارانہ روایات قائم کی ہیں ان کے بعد آنے والوں کو ان سے رہنمائی حاصل کرنے کی توفیق دے۔

ویسے تو بولنے میں بھی تلفظ کے لئے ہجے معلوم ہونا از بس ضروری ہے لیکن تحریر میں تو یہ بات اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ عرب اور ارب میں فرق یہ ہے کہ عرب ایک خطے کا نام ہے اور ارب انگریزی میں بلین کو کہتے ہیں۔ اگر کوئی اخبار کا رپورٹر کراچی کو قراچی لکھ کر رپورٹ مدیر اخبار کو بھیجے تو یقیناً اس کی ہجوں سے ناواقفیت کی بناء پر چھٹی کر دی جائے گی۔ مثالیں بہت سی ہیں آپ سوچیں اور اپنے ہجے درست رکھیں۔ اس میں ہم سب کا فائدہ ہے۔ تاکہ آپ قاری کو کاری نہ کہہ جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۴۶، میں نصرت جہاں بیوہ سید اقبال حسین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۴ دارالبرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۸-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) بالیاں ۴ ماشہ مالیتی ۱۶۰۰ روپے (۲) مکان نمبر ۱/۴ دارالبرکات ربوہ کا شرعی حصہ ۱/۸۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں ۱/۴ دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ سید محمد امین گواہ شد نمبر ۲۔ سید ظفر اقبال

مسل نمبر ۲۸۷۴۹، میں خواجہ ساغر رشید ولد خواجہ رشید احمد صاحب قوم بٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عبداللہ پارک جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ستر ۷۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خواجہ ساغر رشید محلہ عبداللہ پارک گلی نمبر ۱ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد عرفان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۵۶۹۰، گواہ شد نمبر ۲، عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر ۲۵۸۲۷

مسل نمبر ۲۸۷۵۱، میں حمیدہ بانو بیوہ مرزا منور علی صاحب قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۱ کشمیر بلاک اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱-۷-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ۵ تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیدہ بانو بیوہ مرزا منور علی صاحب ۶۱ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد صدر حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رانا منظور احمد ۲۶، النور ستلج بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔

بقیہ صفحہ ۵

کہا ہے کہ دو مزید فلسطینی جبلیہ کیمپ میں بھی زخمی ہو گئے ہیں۔ یہ سب کچھ اس بنا پر ہوا کہ وزیر اعظم یزاک رابین نے یہودی طلباء کو بتایا کہ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۵ اہم فلسطینیوں کو اس لئے مقبوضہ علاقوں سے نکالا جا رہا ہے تا کہ وہاں فسادات میں کمی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس کے نتیجہ میں بنیاد پرست مسلمانوں کو خاصا دھچکا پہنچا ہے۔ کرفیو اس علاقے میں پی۔ ایل او چیئرمین یاسر عرفات کی فتح مومنٹ کی ۲۸ ویں سالگرہ کے موقعہ پر لگایا گیا تھا۔ اور چار دن تک کرفیو لگا رہا۔ کہتے ہیں کہ غازہ وکلاء ایسوسی ایشن کے سربراہ فرائض ابو مدائن نے اسرائیلی حکام سے شکایت کی کہ فوجیوں نے اسے مکا مارا اور اس کی کار کو روک کر اس کی پیٹھ پر بندوق کی نالی رکھ دی۔ ابو مدائن اس وفد کے ایک رکن ہیں جو اسرائیل کے ساتھ امن گفت و شنید کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس وکلاء کا کارڈ موجود ہے جو کرفیو کے باوجود ان علاقوں میں انہیں ادھر ادھر جانے کا اجازت نامہ ہے۔ کچھ دیر فوجیوں سے بات ہوتی رہی۔ اور پھر انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ فوج نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اس شخص نے شکایت درج کروائی ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

بدل دیتے ہیں۔ اور مخملیں فرش کا سارا حسن ضائع کر دیتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر نے مجھے بتلایا کہ میڈیکل کالج میں پڑھتے وقت اسی طرح میں گھاس کے پلاٹ میں سے گذرا تو پرنسپل صاحب نے مجھے بلایا اور فرمایا دیکھو تم پڑھے لکھے ہو اس گھاس کے تختے کو برباد کرنے کا موجب بن رہے ہو۔

ہمارے ایک ناظر مال صاحب نے مجھے سنایا ایک روز بیت المبارک کو وہ جا رہے تھے۔ ان کے آگے آگے ایک نوجوان عالم جا رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے خیال کیا یہ گھاس کا پلاٹ آ گیا ہے۔ یہ اس میں سے گذر جائے گا۔ سڑک کے راستہ نہیں جائے گا۔ شارٹ کٹ کرے گا۔ لیکن لیکن اس نوجوان نے ان کی توقعات کے برعکس سڑک کے راستہ کو ہی اختیار کیا وہ کہتے ہیں میں عبادت کے لئے جا رہا تھا۔ ساری عبادت میں آپ کے لئے دعا کی۔ دیکھئے چھوٹی سی بات تھی لیکن اس نیکی۔ اچھی خصلت کی وجہ سے آپ نے ایک بزرگ کی کتنی دعائیں لیں۔

کیا یہ واقعہ آپ نے نہیں سنا کہ بارش برس کر تھم چکی تھی ایک بچہ اٹھکیلیاں کرتا ہوا جا رہا تھا کہ بزرگ کے پاس سے گذرا تو انہوں نے فرمایا میاں ذرا احتیاط سے مبادا گر جاؤ۔ اس بچے نے برجستہ کہا۔ میں گر گیا تو خیر ہے۔ آپ احتیاط فرمائیں اگر آپ پھسلے تو اس کا اثر صرف آپ پر نہیں قوم پر پڑے گا۔ بزرگ نے سنا تو کس طرح اس بچے کو داد دی۔ ڈی آئی جی پولیس پنجاب محترم سعید احمد صاحب کے دادا کانوواں کے رہنے والے تھے وہ بوڑھے ہو چلے تھے۔ راستہ میں کوئی اذیت دینے والی چیز دیکھتے تو اسے اٹھا کر ایک طرف پھینکتے۔ اس وقت لوگ اس پر ہنس دیتے۔ لیکن ان کی وفات کے بعد بھی میں نے قصبہ کے اچھے لوگوں کی زبان پر ان کے اس نیک کام کی تعریف سنی ہے۔

میرے کالج سیالکوٹ کے ایک فارغ التحصیل طالب علم سید جواد علی صاحب مربی امریکہ نے مجھے بتلایا کہ طالب علمی میں انہوں نے دیکھا انگریز پرنسپل کالج کی حدود میں سوٹ پہن کر آتے راستہ میں کاغذ پڑا دیکھتے تو اٹھا کر جیب میں ڈال لیتے اور مناسب جگہ پر پہنچ کر وہ ٹوکری میں ڈال دیتے۔

یہ باتیں چھوٹی چھوٹی ہیں۔ لیکن ان اچھی عادتوں سے کیریکٹر تعمیر ہوتا ہے۔ سوت کے ایک ایک دھاگے سے ہی رسہ بنایا جاتا ہے۔ دانتوں میں تکلیف شروع ہو تو کیا یہ کہہ کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے کہ بتیس ۳۲ میں ایک دانت ہی خراب ہوا ہے۔ کیا ایسا کرنے والا ایک روز سارے دانتوں سے ہی محروم نہیں ہو جاتا کہ وقت پر ایک ٹانکا سو ٹانکوں سے بچاتا ہے۔

میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی بات بھی معمولی یا چھوٹی سمجھ کر نظر انداز نہ کر دیں کہ معمولی بات ہے۔ معمولی بات ہی بسا اوقات بڑے بڑے نتائج پیدا کرتی ہے۔ معمولی ابتدا بعض اوقات انتہا پر منتج ہوتی ہے کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

؎ مگس کو باغ میں جانے نہ دینا
کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۳۔ جنوری۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ امریکہ اور برطانیہ نے کہا ہے کہ کویتی سرحد پر عراق کارروائی جنگ بندی کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے خلیج میں اپنی افواج کو فوکس کر دیا ہے۔

○ انصار برنی پاکستانیوں کی لاشیں واپس نہ کرنے کے خلاف کیس کرنے بھارت روانہ ہو گئے۔

○ بھارتی مسلمانوں نے ۲۶ جنوری کو یوم جمہوریہ کی سرکاری تقریبات میں شرکت سے انکار کر دیا۔ بابری مسجد کی شہادت مرکزی حکومت کی لاپرواہی کا نتیجہ ہے جس نے بروقت اقدام سے گریز کیا ارکان پارلیمنٹ سے بھی سرکاری تقریب کے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی ہے یہ بات بابری مسجد کمیٹی کے کنوینر ظفریاب جیلانی نے بتائی ہے۔

○ کراچی میں آئے دن ہونے والے فسادات سے بچنے کے لئے امن کا درمیانی راستہ تلاش کرنے کے لئے ایم کیو ایم کے چیئرمین عظیم طارق نے متعدد سرکردہ افراد سے ملاقاتیں کیں اور اس سلسلے میں کہا ہے کہ ملاقاتیں قیام امن کے لئے تھیں انہیں سیاسی رنگ دینا مناسب نہیں ہوگا۔ عظیم طارق نے مزید کہا کہ بیشتر امور پر ہمارے اور حکومت کے درمیان ہم آہنگی ہے۔

○ عرب وزرائے خارجہ فلسطینیوں کے مسئلہ پر متفقہ لائحہ عمل طے نہ کر سکے۔ امن مذاکرات میں رکاوٹ نہیں پڑنی چاہئے۔ اقوام متحدہ سے پابندی کا مطالبہ کرے۔ عالمی برادری اسرائیل کو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی سے روکے یہ بات عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے مطالبے کے طور پر پیش کی ہے۔

○ قاہرہ میں اسرائیل سفارت خانے کے سامنے ہزاروں طلباء قرآن پاک اٹھا کر مظاہرے کرتے دیکھے گئے انہوں نے وہاں اسرائیلی پرچم نذر آتش بھی کیا۔

○ عراق کے لیفٹیننٹ جنرل میر راشد نے کہا ہے کہ خلیج کی جنگ کی نسبت اب عراق مفضائیہ اور اس کی میزائل فورسز پہلے سے زیادہ مضبوط ہے اور وہ ہر قسم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

○ جنرل عبدالوحید کاکڑ کو نیا آرمی چیف مقرر کر دیا گیا ہے۔ عبدالوحید کاکڑ لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر کوئٹہ کور کی کمان کر رہے تھے۔ فور سٹار جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ ایوان صدر میں صدر اسحاق اور وزیراعظم نواز شریف کے مشورے کے بعد کیا گیا۔ فیصلے کے بعد چیئرمین جائنٹ چیف آف آرمی سٹاف کمیٹی جنرل شمیم عالم اور جنرل کاکڑ کو ایوان صدر میں بلا کر فیصلے سے آگاہ کیا گیا جنرل کاکڑ کو ۱۹۵۹ء میں کمیشن ملا اور جون ۱۹۸۹ء میں لیفٹیننٹ جنرل بنایا گیا۔

○ وفاقی وزیر چوہدری امیر حسین نے کہا ہے کہ ۲۰۰،۰۴ بہاری خاندانوں کو پنجاب کے ۳۲ اضلاع میں آباد کیا جائے گا۔ یہاں پر ان کے مستقل قیام کو یقینی بنایا جائے گا۔ تاکہ سندھ نہ جا سکیں۔ بہاریوں کو کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کی اجازت نہیں ہو گی۔

○ بتایا گیا ہے کہ ۱۰ ڈاکٹروں کی ٹیم ایک سال تک رضاکارانہ طور پر سری لنکا میں کام کرے گی۔ ان کی تنخواہیں حکومت پاکستان ادا کرے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو قومی اسمبلی کی اپوزیشن لیڈر کو بلامقابلہ قومی اسمبلی کی کمیٹی برائے خارجہ امور کا سربراہ چن لیا گیا ہے۔ کمیٹی کے اجلاس میں ان کا نام وزیر مملکت برائے خارجہ امور صدیق کانجو نے تجویز کیا اور میاں شہباز شریف اور بریگیڈیر اصغر نے اس کی تائید کی۔

○ ایران کے وزیر خارجہ اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ یورپی عوام کو بوسنیا کے مسلمانوں پر مظالم کی کوئی پرواہ نہیں۔ آپ نے ویانا سے تہران روانگی سے قبل اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وہ یعنی یورپی عوام مسلمانوں کے مخالف ہیں۔

○ کچھ عرصہ سے حکمت یار افغانستان پر اور خاص طور پر کابل پر گولہ باری کی دھمکیاں دے رہے تھے اور بعض اوقات گولہ باری کی بھی جاتی تھی۔ ان دھمکیوں کے بعد افغان حکومت ان سے مذاکرات پر تیار ہو گئی ہے۔ حکمت یار نے جو مطالبات پیش کئے ہیں ان میں حزب اسلامی کے ارکان کی رہائی اور صدارتی اختیارات قائدین شوریٰ کو دینا بھی شامل ہے۔

○ سائبیریا میں ایٹمی اثرات سے بیماریاں پھیلنے لگی ہیں۔ کینسر، شرح پیدائش میں کمی اعصابی کمزوری اور جینیٹک تبدیلیاں رونما ہونے لگی ہیں۔ سوویت یونین نے ۱۹۴۹ء میں اس علاقے میں ۴۷۰ ایٹمی تجربات کئے تھے۔

○ نیروبی سے اطلاع ملی ہے کہ چالیس نوجوانوں پر مشتمل ایک ہجوم نے مغربی نیروبی میں آٹھ افراد کو جادو ٹونہ کرنے کے شبہ میں گرفتار کرادیا اور پھر ان لوگوں کو جھونپڑیوں میں بند کر کے زندہ جلادیا۔

○ اگرچہ صوبہ سرحد کے ہوم سیکرٹری نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے۔ لیکن افواہیں گردش کر رہی ہیں کہ قبائلی علاقے میں برما کی اخوان المسلمین کے ارکان خودکار ہتھیاروں کی تربیت لے رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ درہ آدم خیل پہلے صرف اسلحہ بناتی تھی۔ اب مختلف ممالک کے حکومت مخالف عناصر اسلحہ ٹریننگ کے لئے یہاں کا رخ کرتے ہیں۔

○ بوسنیا کے صدر علی جاہ ترچ بیگووچ نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ کے خلاف پابندیوں کا اطلاق بوسنیا پر نہیں ہوتا۔ بوسنیا کا یوگوسلاویہ سے کوئی تعلق نہیں اس لئے جو ملک بوسنیا کو اسلحہ دے گا وہ اقوام متحدہ کی حکم عدولی نہیں کرے گا۔

○ بتایا گیا ہے کہ بمبئی میں فسادات کے باعث بہت سے لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا رہے ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴½ بجے تا ۸ بجے شام

FLU CURATIVE SMELL // فلو کیوریٹو سمیل
ٹیکے کی طرح زوداثر، عطر کی طرح بے ضرر
صرف سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، گلے کی خرابی، ناک کی بندش، انفلوئنزہ اور نمونیہ وغیرہ نظام تنفس RESPIRATORY SYSTEM کی امراض بہت جلد اور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتی ہیں۔ ایک شیشی پورے گھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت ۲۰/- روپے
فلو کیوریٹو سمیل کے ساتھ چھ اور کیوریٹو سمیلز
(۱) برائے بخار (۲) مقوی قلب (۳) برائے نظام ہضم (۴) برائے جسمانی درد (۵) برائے ایمرجنسی (۶) برائے اصلاح مزاج و نفسیات، ملا کر سات کیوریٹو سمیلز کا پرس ۱۵۰/- روپے میں دستیاب ہیں۔ ڈاک خرچ ۲۰/- روپے۔
نوٹ: بے ضرر کیوریٹو سمیلز میڈیکل اور نان میڈیکل سبھی کاروباری لوگ ہول سیل اور پرچون میں خرید اور بیچ سکتے ہیں۔ کمیشن معقول، لٹریچر فری۔
موجد راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ / کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۱۳۱۴ - آفس: ۵۲۱

پتہ